1101

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیت نمبر (18تا24)

ترکیب

(آیت۔19) اَنَّمَآ اُنْزِلَ میں اَنَّمَا کلمہ حصر نہیں ہے بلکہ یہ اَنَّ مَا ہے۔ یہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ کہ یہاں اس کو ملا کر لکھا گیا ہے۔ جب کہ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ میں اِنَّمَا کلمہ حصر ہے۔ (آیت۔22) اِبْتِغَآءَ مفعول لَهٗ ہے اور اس کو حال ماننے کی بھی گنجائش ہے۔ ہم ترجمہ مفعول لَهٗ کے لحاظ سے کریں گے۔ جب کہ سِرًّا اور عَلَانِيَةً حال ہیں۔

ترجمہ

لِلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنٰى ؕ	وَالَّذِيْنَ	لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهٗ
ان کے لئے جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	کل بھلائی ہے	اور جنہوں نے	حکم نہیں مانا	اس کا

لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَّمِثْلَهٗ	مَعَهٗ
اگر	یہ کہ	ان کے لئے (ہوتا)	وہ جو	زمین میں ہے	سب کا سب	اور اس کے جیسا	اس کے ساتھ (اور ہوتا)

لَافْتَدَوْا	بِهٖ ؕ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ	وَمَاْوٰىهُمْ
تو ضرور خود کو چھڑاتے	اسے دے کر	وہ لوگ ہیں	جن کے لئے ہے	برا حساب	اور ان کی اترنے کی جگہ

جَهَنَّمُ ؕ	وَبِئْسَ	الْمِهَادُ ۱۸	اَفَمَنْ	يَّعْلَمُ	اَنَّمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
جہنم ہے	اور (وہ) کتنی بری	آرام گاہ ہے	تو کیا جو	جانتا ہے	کہ وہ جو	اتارا گیا	آپؐ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	اَعْمٰى ؕ	اِنَّمَا
آپؐ کے رب (کی طرف) سے	کل حق ہے	اس کی مانند ہے	جو	اندھا ہے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

يَتَذَكَّرُ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۱۹	الَّذِيْنَ	يُوْفُوْنَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَلَا يَنْقُضُوْنَ
نصیحت حاصل کرتے ہیں	عقل والے	جو لوگ	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو	اور وہ نہیں توڑتے

الْمِيْثَاقَ ۲۰	وَالَّذِيْنَ	يَصِلُوْنَ	مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ
اس وعدہ کو	اور جو لوگ	ملاتے ہیں	اس کو	حکم دیا	اللہ نے	جس کا	کہ	وہ ملایا جائے

وَيَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	وَيَخَافُوْنَ	سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۲۱	وَالَّذِيْنَ	صَبَرُوا
اور ڈرتے ہیں	اپنے رب سے	اور اندیشہ رکھتے ہیں	برے حساب کا	اور جو لوگ	ثابت قدم رہے

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	وَاَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَاَنْفَقُوْا	مِمَّا
اپنے رب کی رضامندی کی تلاش میں	اور انہوں نے قائم کی	نماز	اور انہوں نے خرچ کیا	اس میں سے جو

رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّعَلَانِيَةً	وَّيَدْرَءُوْنَ	بِالْحَسَنَةِ	1101 السَّيِّئَةَ
ہم نے عطا کیا ان کو	چھپاتے ہوئے	اور اعلانیہ	اور ہٹاتے ہیں	بھلائی سے	برائی کو

اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾	جَنّٰتُ عَدْنٍ	يَّدْخُلُوْنَهَا
وہ لوگ ہیں	جن کے لئے ہے	اس (آخری) گھر کا انجام	عدن کے باغات ہیں	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں
وَمَنْ	صَلَحَ	مِنْ اٰبَآئِهِمْ	وَاَزْوَاجِهِمْ	وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اور وہ (بھی) جو	نیک ہوا	ان کے آباؤ اجداد میں سے	اور ان کے جوڑوں میں سے	اور ان کی اولادوں میں سے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ	يَدْخُلُوْنَ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ
اور فرشتے	داخل ہوں گے	ان پر	ہر دروازے سے	(وہ کہیں گے) سلامتی ہو	تم لوگوں پر

بِمَا	صَبَرْتُمْ	فَنِعْمَ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾
بسبب اس کے جو	تم لوگ ثابت قدم رہے	تو کتنا اچھا ہے	اس (آخری) گھر کا انجام

نوٹ۔1

ان آیات میں اللہ کا حکم ماننے والوں کی کچھ صفات کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ لوگ برائی کے جواب میں برائی نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ بھی بھلائی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ برائی کرے۔ اس مفہوم کی وضاحت میں ہمیں متعدد احادیث ملتی ہیں۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے طرز عمل کو لوگوں کے طرز عمل کا تابع بنا کر مت رکھو۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھلائی کریں گے اور لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ تم اپنے نفس کو ایک قاعدے کا پابند بناؤ۔ اگر لوگ نیکی کریں تو تم نیکی کرو اور اگر لوگ تم سے بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ اسی معنی میں وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا اور ان میں سے چار باتیں آپ ﷺ نے یہ فرمائیں کہ میں خواہ کسی سے خوش ہوں یا ناراض ہر حالت میں انصاف کی بات کہوں، جو میرا حق مارے میں اس کا حق ادا کروں۔ جو مجھے محروم کرے میں اس کو عطا کروں اور جو مجھ پر ظلم کرے میں اس کو معاف کردوں اور اسی معنی میں وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (25تا29)

ترجمہ

وَالَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	وَيَقْطَعُوْنَ	مَآ
اور وہ لوگ جو	توڑتے ہیں	اللہ کے عہد کو	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور وہ لوگ کاٹتے ہیں	اس کو

اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَيُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
حکم دیا	اللہ نے	جس کا	کہ	وہ جوڑا جائے	اور وہ لوگ فساد مچاتے	زمین میں

اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَلَهُمْ	سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾	اَللّٰهُ
وہ لوگ ہیں	جن کے لئے ہے	کل لعنت	اور ان کے لئے ہے	اس (آخری) گھر کی برائی	اللہ

يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيَقْدِرُ ۭ 1101
کشادہ کرتا ہے	رزق کو	اس کے لئے جس کو	وہ چاہتا ہے	اور وہ اندازہ لگاتا ہے (یعنی ناپ تول کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے)

وَفَرِحُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ	وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا
اور وہ لوگ خوش ہوئے	دنیوی زندگی پر	اور دنیوی زندگی نہیں ہے	آخرت (کے مقابلہ) میں	مگر

مَتَاعٌ	وَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ
ایک برتنے کا سامان	اور کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	ان پر	کوئی نشانی

مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُضِلُّ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَيَهْدِيْٓ
ان کے رب (کی طرف) سے	آپ کہئے	بیشک	اللہ	گمراہ کرتا ہے	اس کو جس کو	وہ چاہتا ہے	اور وہ ہدایت دیتا ہے

اِلَيْهِ	مَنْ	اَنَابَ ﴿27﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَتَطْمَئِنُّ	قُلُوْبُهُمْ
اپنی طرف	اس کو جس نے	رخ کیا (اس کی طرف)	جو لوگ	ایمان لائے	اور اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل

بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	تَطْمَئِنُّ	الْقُلُوْبُ ﴿28﴾	اَلَّذِيْنَ
اللہ کی یاد سے	سن لو	اللہ کی یاد سے ہی	اطمینان پاتے ہیں	دل	جو لوگ

اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	طُوْبٰى	لَهُمْ	وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿29﴾
ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	نیکیوں کے	تو انتہائی خوشحالی ہے	ان کے لئے	اور اچھا ٹھکانہ ہے

آیت نمبر (30 تا 32)

ق ر ع

(ف) قَرْعًا کھٹکھٹانا۔

قَارِعَةٌ کھٹکھٹانے والی۔ آفت۔ زیر مطالعہ آیت۔31۔

ترکیب

(آیت۔30)۔ مَتَابِ کی کسرہ بتارہی ہے کہ اس کے آگے یائے متکلم محذوف ہے۔ یعنی یہ مَتَابِیْ ہے۔ (آیت۔31) پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کا کہنا ہے کہ یَئِسَ کے بعد مِنْ کا صلہ آئے تو معنی ہوتے ہیں ''مایوس ہونا'' اگر اَنْ کا صلہ آئے تو معنی ہوتے ہیں ''جاننا'' اس کی سند المنجد کے علاوہ کچھ تفاسیر ہیں جن میں اس کی سند کے لئے اشعار جاہلیہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں یہ واحد مقام ہے جہاں یَئِسَ اَنْ کے صلہ کے ساتھ ''جاننا'' کے معنی میں آیا ہے۔ ترجمہ میں ہم حافظ صاحب کی رائے کو ترجیح دیں گے۔ (آیت۔32) عِقَابِ بھی دراصل عِقَابِیْ ہے۔

ترجمہ:

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنٰكَ	فِيْٓ اُمَّةٍ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَآ	اُمَمٌ
اس طرح	ہم نے بھیجا آپ کو	ایک ایسی امت میں	گزر چکی ہیں	جس سے پہلے	کچھ امتیں

1101

لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ	الَّذِىٓ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	وَ	هُمْ
تاکہ آپؐ پڑھ کر سنائیں ان کو	وہ جو	ہم نے وحی کیا	آپؐ کی طرف	حالانکہ	وہ لوگ

يَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ ؕ	قُلْ	هُوَ	رَبِّىْ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ ۚ
انکار کرتے ہیں	رحمن کا	آپؐ کہئے	وہ	میرا رب ہے	کوئی الٰہ نہیں ہے	مگر	وہ (ہی)

عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَاِلَيْهِ	مَتَابِ ﴿۳۰﴾	وَلَوْ	اَنَّ	قُرْاٰنًا
اس پر ہی	میں نے بھروسہ کیا	اور اس کی طرف ہی	میرا لوٹنا ہے	اور اگر	یہ کہ	کوئی ایسا قرآن (ہوتا)

سُيِّرَتْ	بِهِ	الْجِبَالُ	اَوْ	قُطِّعَتْ	بِهِ	الْاَرْضُ	اَوْ	كُلِّمَ
چلائے جاتے	جس سے	پہاڑ	یا	ٹکرے ٹکڑے کی جاتی	جس سے	زمین	یا	بلوائے جاتے

بِهِ	الْمَوْتٰى ؕ	بَلْ	لِّلّٰهِ	الْاَمْرُ	جَمِيْعًا ؕ	اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ
جس سے	مردے	بلکہ	اللہ کے لئے ہی ہیں	تمام معالات	سب کے سب	تو کیا جانا ہی نہیں

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	لَهَدَى	النَّاسَ	جَمِيْعًا ؕ
ان لوگوں نے جو	ایمان لائے	کہ	اگر	چاہتا	اللہ	تو ضرور ہدایت دیتا	لوگوں کو	سب کے سب کو

وَلَا يَزَالُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	تُصِيْبُهُمْ	بِمَا	صَنَعُوْا
اور ہمیشہ	جنہوں نے	کفر کیا	آلگتی رہے گی ان کو	بسبب اس کے جو	انہوں نے کارستانی کی

قَارِعَةٌ	اَوْ	تَحُلُّ	قَرِيْبًا	مِّنْ دَارِهِمْ	حَتّٰى	يَاْتِىَ
کوئی آفت	یا (ہمیشہ)	اترتی رہے گی	نزدیک ہی	ان کے گھر سے	یہاں تک کہ	آئے

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدے کے	اور بیشک مذاق اُڑایا جاچکا ہے۔

بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَاَمْلَيْتُ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثُمَّ
رسولوں کا	آپؐ سے پہلے	تو میں نے مہلت دی	ان کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر

اَخَذْتُهُمْ قف	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ﴿۳۲﴾
میں نے پکڑا ان کو	تو کیسا	تھا	میرا پکڑنا

1101

آیت نمبر (33تا37)

د و م

(ن) دَوَامًا — ساکن رہنا۔ ہمیشہ رہنا۔

مَادَامَ — افعال ناقصہ میں سے ہے۔ دیکھیں آیت ۔2/57 نوٹ۔ا۔

دَائِمٌ — ساکن رہنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ زیرِ مطالعہ آیت۔35۔

ترجمہ

اَفَمَنْ	هُوَ قَآئِمٌ	عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ ۚ
توکیا وہ جو	نگرانی کرنے والا ہے	ہر ایک جان کی	اس کے ساتھ جو	اس نے کمایا (کسی کے مانند ہو سکتا ہے)

وَجَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ ؕ	قُلْ	سَمُّوْهُمْ ؕ
اور (پھر بھی) انہوں نے بنائے	اللہ کے لئے	کچھ شریک	آپ ؐ کہیے	تم لوگ نام (یعنی صفات) بتاؤ ان کی

اَمْ	تُنَبِّـُٔوْنَهٗ	بِمَا	لَا يَعْلَمُ	فِي الْاَرْضِ
یا	تم لوگ خبر دیتے ہو اس کو	اس کی جو	وہ نہیں جانتا (یعنی جس کا وجود نہیں ہے)	زمین میں

اَمْ	بِظَاهِرٍ	مِّنَ الْقَوْلِ ؕ	بَلْ	زُيِّنَ	لِلَّذِيْنَ
یا (کرتے ہو)	اوپر ہی اوپر	باتیں	بلکہ	سجایا گیا	ان کے لئے جنہوں نے

كَفَرُوْا	مَكْرُهُمْ	وَصُدُّوْا	عَنِ السَّبِيْلِ ؕ	وَمَنْ
کفر کیا	ان کی چالبازی کو	اور وہ لوگ روک دیئے گئے	اس راستے سے	اور جس کو

يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ۳۳	لَهُمْ	عَذَابٌ
گمراہ کرتا ہے	اللہ	تو نہیں ہے	اس کے لئے	کوئی بھی ہدایت دینے والا	ان کے لئے	ایک عذاب ہے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَقُّ ۚ	وَمَا
دنیوی زندگی میں	اور یقیناً آخرت کا عذاب	سب سے زیادہ دشوار ہے	اور نہیں ہے

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّاقٍ ۳۴	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ	وُعِدَ
ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بھی بچانے والا	اس جنت کی مثال جس کا	وعدہ کیا گیا

الْمُتَّقُوْنَ ؕ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ ؕ	اُكُلُهَا
متقی لوگوں سے (یہ ہے کہ)	بہتی ہیں	اس کے نیچے سے	نہریں	اس کا پھل

دَآئِمٌ	وَّظِلُّهَا ؕ	تِلْكَ	عُقْبَى الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا ۖ
ہمیشہ رہنے والا ہے	اور اس کا سایہ (بھی)	یہ	ان کا انجام ہے جنہوں نے	تقویٰ کیا

وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ	النَّارُ ﴿۳۵﴾	وَالَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	1101 يَفْرَحُوْنَ
اور کافروں کا انجام	آگ ہے	اور وہ لوگ	ہم نے دی جن کو	کتاب	خوش ہوتے ہیں

بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ	يُّنْكِرُ	بَعْضَهٗ ؕ
اس سے جو	اتارا گیا	آپؐ کی طرف	اور گروہوں میں سے وہ بھی ہیں جو	انکار کرتے ہیں	اس کے بعض کا

قُلْ	اِنَّمَآ	اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	وَلَآ اُشْرِكَ
آپؐ کہئے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں بندگی کروں	اللہ کی	اور میں شریک نہ کروں (کسی کو)

بِهٖ ؕ	اِلَيْهِ	اَدْعُوْا	وَاِلَيْهِ	مَاٰبِ ﴿۳۶﴾	وَكَذٰلِكَ
اس کے ساتھ	اس کی طرف ہی	میں بلاتا ہوں	اور اس کی طرف ہی	میرے لوٹنے کی جگہ ہے	اور اس طرح
اَنْزَلْنٰهُ	حُكْمًا	عَرَبِيًّا ؕ	وَلَئِنِ	اتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَهُمْ
ہم نے اتارا اس کو	حکم ہوتے ہوئے	عربی زبان میں	اور یقیناً اگر	آپؐ نے پیروی کی	ان کی خواہشات کی
بَعْدَمَا	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ ۙ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ
اس کے بعد کہ جو	آیا آپؐ کے پاس	علم میں سے	تو نہیں ہوگا	آپؐ کے لئے	اللہ سے

مِنْ وَّلِيٍّ	وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع
کوئی بھی حمایت کرنے والا	اور نہ ہی کوئی بچانے والا

نوٹ۔1 آیت۔۳۲ کے ترجمہ میں ہم نے نام کے ساتھ صفات کا اضافہ کیا ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے آیت۔۲/۲۱ کا نوٹ۔۱، دوبارہ دیکھ لیں۔

نوٹ۔2 آیت۔۳۳ میں شرک کو مکاری یعنی چالبازی اس لئے کہا گیا ہے کہ جن اجرام فلکی یا فرشتوں ی ارواح یا بزرگ انسانوں کو خدائی اختیارات میں شریک قرار دیا گیا ہے ان میں سے کسی نے بھی کبھی ان اختیارات وصفات کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ تو چالاک انسانوں کا کام ہے کہ انہوں نے عوام پر اپنی خدائی کا سکہ جمانے کے لئے اور ان کی کمائی میں حصہ بٹانے کے لئے کچھ بناوٹی خدا تصنیف کئے، لوگوں وان کا معتقد بنایا اور اپنے آپ کو ان کا نمائندہ ٹھہرا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا شروع کر دیا۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (38 تا 43)

م	ح	و

(ن) مَحْوًا کسی چیز اور نشان کو مٹا دینا۔ زیرِ مطالعہ آیت 39۔

ترجمہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ	وَجَعَلْنَا	لَهُمْ	اَزْوَاجًا
اور ہم بھیج چکے ہیں	کچھ رسولوں کو	آپؐ سے پہلے	اور ہم نے بنائیں	ان کے لئے	بیویاں

وَّ ذُرِّيَّةً	وَمَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ	اَنْ	يَّاْتِيَ	بِاٰيَةٍ	1101 اِلَّا
اور اولاد	اور (ممکن) نہیں تھا	کسی رسول کے لئے	کہ	وہ لائے	کوئی نشانی	مگر

بِاِذْنِ اللّٰهِ	لِكُلِّ اَجَلٍ	كِتَابٌ ۝٣٨	يَمْحُوا	اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ
اللہ کی اجازت سے	ہر ایک کا وقت (خاتمے کا)	لکھا ہوا ہے	مٹاتا ہے	اللہ	اسے جو	وہ چاہتا ہے

وَيُثْبِتُ	وَعِنْدَهٗٓ	اُمُّ الْكِتٰبِ ۝٣٩	وَاِنْ مَّا
اور باقی رہنے دیتا ہے (جو وہ چاہتا ہے)	اور اس کے پاس ہی	اصل کتاب ہے	اور اگر

نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ الَّذِيْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ	نَتَوَفَّيَنَّكَ
ہم دکھادیں آپؐ کو	اس کے بعض کو جو	ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے	یا	ہم اٹھالیں آپؐ کو

فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَعَلَيْنَا	الْحِسَابُ ۝٤٠	اَوَلَمْ يَرَوْا
پس کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	آپؐ پر ہے	پہنچانا	اور ہم پر ہے	حساب لینا	کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّا نَاْتِي	الْاَرْضَ	نَنْقُصُهَا	مِنْ اَطْرَافِهَا	وَاللّٰهُ	يَحْكُمُ
کہ ہم آتے ہیں	زمین کے پاس	گھٹاتے ہوئے اس کو	اس کے کناروں سے	اور اللہ	حکم کرتا ہے

لَا مُعَقِّبَ	لِحُكْمِهٖ	وَهُوَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤١	وَقَدْ مَكَرَ
(تو) کوئی بھی پیچھے ڈالنے والا نہیں ہے	اس کے حکم کو	اور وہ	جلد حساب لینے والا ہے	اور چالبازی کر چکے ہیں

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَلِلّٰهِ	الْمَكْرُ	جَمِيْعًا	يَعْلَمُ
وہ لوگ جو	ان سے پہلے تھے	تو اللہ ہی کے لئے ہیں	تمام تدبیریں	سب کی سب	وہ جانتا ہے

مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	وَسَيَعْلَمُ	الْكُفّٰرُ	لِمَنْ	عُقْبَى الدَّارِ ۝٤٢
اس کو جو	کماتی ہے	ہر ایک جان	اور جان لیں گے	کافر لوگ	کس کے لئے ہے	پچھلا گھر

وَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَسْتَ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آپ نہیں ہیں	بھیجے ہوئے	آپؐ کہیے	کافی ہے	اللہ

شَهِيْدًا	بَيْنِيْ	وَبَيْنَكُمْ	وَمَنْ	عِنْدَهٗ	عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝٤٣
بطور گواہ کے	میرے درمیان	اور تمہارے درمیان	اور وہ (بھی)	جس کے پاس	کتاب کا علم ہے

نوٹ۔1

آیت۔۳۹ کی تشریح یہ ہے کہ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اعمال سے انسان کی عمر اور رزق میں کمی بیشی ہوئی ہے۔ بخاری میں ہے کہ صلہ رحمی عمر میں زیادتی کا سبب بنتی ہے۔ مسند احمد کی روایات میں ہے کہ بعض اوقات آدمی کوئی ایسا گناہ کرتا ہے کہ اس کے سبب سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے اور ماں باپ کی خدمت واطاعت سے عمر بڑھ جاتی ہے اور تقدیر الٰہی کو کوئی چیز بجز دعا کے ٹال نہیں سکتی۔ ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عمر یا رزق وغیرہ کسی کی تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ بعض اعمال کی وجہ سے

کم یا زیادہ ہو سکتے ہیں اور دعا کی وجہ سے تقدیر بدلی جاسکتی ہے۔(معارف القرآن)

۲۵۔ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بمطابق ۵۔مئی ۲۰۰۵ء۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ ابراھیم (14)

آیت نمبر (1 تا 4)

ترکیب

(آیت۔۱) کِتٰبٌ خبر ہے اور اس کا مبتداء محذوف ہے۔(آیت۔۲) اَلْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ کا بدل ہونے کی وجہ سے اللہ حالت جر میں آیا ہے۔(آیت۔3) يَبْغُوْنَهَا کی ضمیر مفعولی سَبِيْلِ کے لئے ہے۔

ترجمہ

الٓرٰ قف	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَيْكَ	لِتُخْرِجَ	النَّاسَ
۔	(یہ) ایک کتاب ہے	ہم نے اتارا اس کو	آپ کی طرف	تا کہ آپ نکالیں	لوگوں کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ ۙ	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ①
اندھیروں سے	روشنی کی طرف	اپنے رب کی اجازت سے	حمد کئے ہوئے بالا دست کے راستے کی طرف

اللّٰهِ الَّذِيْ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ ط
جو وہ اللہ ہے	جس کے لئے ہی ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور وہ جو	زمین میں ہے

وَوَيْلٌ	لِّلْكٰفِرِيْنَ	مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ②	الَّذِيْنَ	يَسْتَحِبُّوْنَ
اور ہلاکت ہے	کافروں کے لئے	ایک شدید عذاب سے	وہ لوگ جو	ترجیح دیتے ہیں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	عَلَى الْاٰخِرَةِ	وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دنیوی زندگی کو	آخرت پر	اور وہ لوگ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے

وَيَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا ط	اُولٰٓئِكَ	فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ③
اور تلاش کرتے ہیں اس میں	کجی کو	یہ لوگ	دور والی گمراہی میں ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	بِلِسَانِ قَوْمِهٖ	لِيُبَيِّنَ
اور ہم نے نہیں بھیجا	کوئی بھی رسول	مگر	اپنی قوم کی زبان (بولنے) والا	تا کہ وہ خوب واضح کر دے

لَهُمْ ط	فَيُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَيَهْدِيْ	مَنْ
ان کے لئے	پھر گمراہ کرتا ہے	اللہ	اس کو جس کو	وہ چاہتا ہے	اور وہ ہدایت دیتا ہے	اس کو جس کو

يَّشَآءُ ط	وَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ④
وہ چاہتا ہے	اور وہ ہی	بالا دست ہے	حکمت والا ہے

1101

نوٹ۔1

ظُلُمٰت سے مراد عقائد و اعمال کی تاریکیاں اور نور سے مراد ایمان اور عمل صالح کی روشنی ہے۔ گمراہی کے ہزاروں راستے ہیں لیکن ہدایت کی راہ ایک ہی ہے۔ اس وجہ سے ظُلُمٰت جمع ہے اور نور واحد۔ بِاِذْنِ رَبِّھِمْ کا مطلب یہ ہے کہ تاریکیوں سے نکل کر روشنی کی طرف آنا جن کو بھی میسر ہوگا وہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے ہی میسر ہوگا۔ وہی اپنی سنت کے مطابق جن کو ہدایت کا اہل پائے گا ان کو ہدایت بخشے گا اور جن کو اس کا اہل نہیں پائے گا ان کو گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کی ذمہ داری اس معاملے میں دعوت و تبلیغ کی ہے۔ لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لا کھڑا کرنا اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔ (تدبر قرآن)

نوٹ۔2

رسول اللہ ﷺ کی بعثت پوری اقوامِ دنیا کے لئے ہے۔ ایسی صورت میں یہ بھی ہوسکتا تھا کہ قرآن ہر قوم کی زبان میں الگ الگ ہوتا۔ لیکن اس کو تو کوئی ادنیٰ سمجھ کا آدمی بھی درست نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ قرآن کسی ایک ہی زبان میں آئے پھر دوسری زبانوں میں اس کے ترجمے پھیلائے جائیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی زبانوں میں سے عربی کا انتخاب فرمایا۔ اس کی وجہ ہے۔

عربی آسمان کی زبان ہے۔ فرشتوں کی زبان عربی ہے۔ لوحِ محفوظ کی زبان عربی ہے اور جنت کی زبان بھی عربی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم لوگ تین وجہ سے عرب سے محبت کرو۔ ایک یہ کہ میں عربی ہوں، دوسرے یہ کہ قرآن عربی ہے اور تیسرے یہ کہ اہل جنت کی زبان عربی ہے۔ تفسیر قرطبی وغیرہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی۔ زمین پر نازل ہونے کے بعد عربی ہی میں تغیرات ہوکر سریانی زبان پیدا ہوئی۔ اس سے ان روایات کی بھی تائید ہوتی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں ان کی اصلی زبان عربی ہی تھی۔ جبرئیل امین نے قومی زبانوں میں ترجمہ کرکے پیغمبروں کو بتلایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فطری طور پر عربی زبان سے ایک مناسبت عطا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس ملک میں پہنچے تھوڑے ہی عرصہ بعد بغیر جبر و اکراہ کے پورے ملک کی زبان عربی ہوگئی۔ آج جو عربی ممالک کہلاتے ہیں، جیسے عراق، شام، مصر وغیرہ، ان میں سے کسی کی زبان عربی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی امت میں تعلیم و تعلّم، تصنیف و تالیف اور تبلیغ و اشاعت کا ایسا جذبہ پیدا فرمادیا کہ اس کی نظیر پچھلی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کے نتیجہ میں عجمی اقوام میں نہ صرف قرآن و سنت کے علوم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا بلکہ عربی زبان کو حاصل کرنے اور اس کی ترویج و اشاعت میں عجمیوں کا قدم عرب سے پیچھے نہیں رہا۔ یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے کہ اس وقت عربی لغت اور اس کی گرائمر پر جتنی کتابیں دنیا میں موجود ہیں وہ بیشتر عجمیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ قرآن و سنت کی جمع و تدوین اور تفسیر میں بھی ان کا حصہ عربوں سے کم نہیں رہا۔

اس طرح رسول کریم ﷺ کی زبان اور آپ ﷺ کی کتاب عربی ہونے کے باوجود پورے عالم پر محیط ہوگئی اور دعوت و تبلیغ کی حد تک عربی و عجم کا فرق مٹ گیا اور رسول کو قوم کی زبان میں بھیجنے کی حکمت تھی وہ حاصل ہوگئی۔ (معارف القرآن سے ماخوذ)

1101

آیت نمبر (5 تا 8)

ترجمہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَآ	اَنْ	اَخْرِجْ	قَوْمَكَ
اور ہم بھیج چکے ہیں	موسیٰ کو	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	آپؑ نکالیں	اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ ۙ	وَذَكِّرْهُمْ	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ
اندھیروں سے	روشنی کی طرف	اور آپؑ نصیحت کریں ان کو	اللہ کے دنوں کے ساتھ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ	صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤
بیشک	اس میں	یقیناً نشانیاں ہیں	ہر ایک بہت ثابت قدم کے لئے	بہت شکر گزار کے لئے

وَاِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ
اور جب	کہا	موسیٰؑ نے	اپنی قوم سے	تم لوگ یاد کرو	اللہ کی نعمت کو	تم لوگوں پر	جب

اَنْجٰىكُمْ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْۗءَ الْعَذَابِ
اس نے نجات دی تم کو	فرعون کے پیروکاروں سے	وہ لوگ تکلیف دیتے تھے تم کو	برے عذاب سے

وَيُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَاۗءَكُمْ	وَيَسْتَحْيُوْنَ	نِسَاۗءَكُمْ ۭ	وَفِيْ ذٰلِكُمْ
اور وہ ذبح کیا کرتے تھے	تمہارے بیٹوں کو	اور زندہ رکھتے تھے	تمہاری عورتوں کو	اور اس میں

بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۧ ⑥	وَاِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكُمْ	لَىِٕنْ
تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی آزمائش تھی	اور جب	جتادیا	تمہارے رب نے	یقیناً اگر

شَكَرْتُمْ	لَاَزِيْدَنَّكُمْ	وَلَىِٕنْ	كَفَرْتُمْ
تم لوگ شکر کروگے	تو میں لازماً زیادہ کروں گا تم کو (ہر لحاظ سے)	اور البتہ اگر	تم لوگ ناشکری کروگے

اِنَّ	عَذَابِيْ	لَشَدِيْدٌ ⑦	وَقَالَ	مُوْسٰٓى	اِنْ	تَكْفُرُوْٓا
تو بیشک	میرا عذاب	یقیناً شدید ہے	اور کہا	موسیٰؑ نے	اگر	تم لوگ ناشکری کروگے

اَنْتُمْ	وَمَنْ	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا ۙ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَغَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ⑧
تم لوگ	اور وہ (بھی) جو	زمین میں ہیں	سب کے سب	تو بیشک	اللہ	یقیناً بے نیاز ہے	حمد کیا ہوا ہے

نوٹ۔1

مسند احمد کی مرفوع حدیث میں اَيّٰمِ اللّٰهِ کی تفسیر خدا کی نعمتوں سے مروی ہے۔ (ابن کثیر)۔ ایام کا لفظ جب اس طرح آتا ہے جیسے یہاں آیا ہے تو اس سے اہم تاریخی دن مراد ہوتے ہیں۔ مثلاً ایام العرب سے عرب کی جنگیں مراد ہوں گی۔ اسی طرح اَيّٰمِ اللّٰهِ سے مراد وہ تاریخی دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے نافرمان قوموں پر عذاب نازل فرمائے اور اہل ایمان کو ان کے ظلم وستم سے نجات دی۔ (تدبر قرآن)

1101

آیت نمبر (9 تا 12)

ترکیب

(آیت 9) نَبَؤُا مضاف ہے۔ اس کے آگے الف کا اضافہ قرآن کا املا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اس کا مضاف الیہ ہے اور محلاً حالت جر میں ہے۔ اَلَّذِيْنَ کا بدل ہونے کی وجہ سے قَوْمِ حالت جر میں آیا ہے۔ جب کہ قَوْمِ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے نُوْحٍ مجرور ہے۔ عَادٍ اور ثَمُوْدَ بھی اَلَّذِيْنَ کا بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ مُرِيْبٍ کو شَكٍّ کی صفت بھی مانا جاسکتا ہے لیکن ہماری ترجیح ہے کہ اس کو شَكٍّ کا بدل مانا جائے۔

ترجمہ

اَلَمْ يَاْتِكُمْ	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	قَوْمِ نُوْحٍ	وَّعَادٍ
کیا نہیں پہنچی تم لوگوں کو	ان لوگوں کی خبر جو	تم سے پہلے تھے	(جیسے) قومِ نوحؑ	اور عاد

وَّثَمُوْدَ	وَالَّذِيْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	لَا يَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ
اور ثمود	اور وہ لوگ جو	ان کے بعد ہوئے	نہیں جانتا ان کو (کوئی)	مگر	اللہ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَرَدُّوْٓا	اَيْدِيَهُمْ
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	واضح (نشانیوں) کے ساتھ	تو انہوں نے لوٹائے	اپنے ہاتھ

فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ	وَقَالُوْٓا	اِنَّا كَفَرْنَا	بِمَآ	اُرْسِلْتُمْ	بِهٖ
اپنے منہ میں	اور کہا	بیشک ہم نے انکار کیا	اس کا	آپؐ بھیجے گئے	جس کے ساتھ

وَاِنَّا	لَفِيْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَنَآ	اِلَيْهِ
اور بیشک ہم	یقیناً ایک شک میں ہیں	اس سے	آپؐ بلاتے ہیں ہم کو	جس کی طرف

مُرِيْبٍ ⑨	قَالَتْ	رُسُلُهُمْ	اَ	فِي اللّٰهِ	شَكٌّ
جو شبہ میں ڈالنے والا ہے	کہا	ان کے رسولوں نے	کیا	اللہ (کے بارے) میں	شک ہے

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يَدْعُوْكُمْ	لِيَغْفِرَ	لَكُمْ
جو زمین اور آسمانوں کو وجود بخشنے والا ہے	وہ بلاتا ہے تم لوگوں کو	تاکہ وہ بخش دے	تمہارے لئے

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَيُؤَخِّرَكُمْ	اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
تمہارے گناہوں میں سے (کچھ) کو	اور تاکہ وہ پیچھے کرے (یعنی مہلت دے) تم لوگوں کو	ایک مقررہ مدت تک

قَالُوْٓا	اِنْ اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا
ان لوگوں نے کہا	آپؐ لوگ نہیں ہیں	مگر	ایک بشر	ہمارے جیسے

تُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَصُدُّوْنَا	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا
آپؐ لوگ چاہتے ہیں	کہ	روک دیں ہم کو	اس سے جس کی	بندگی کرتے تھے	ہمارے آباواجداد

فَاْتُوْنَا	بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑩	قَالَتْ	رُسُلُهُمْ	اِنْ نَّحْنُ	اِلَّا	1101 بَشَرٌ
تولائیں ہمارے پاس	کوئی واضح دلیل	کہا	ان کے رسولوں نے	ہم نہیں	مگر	ایک بشر
مِّثْلُكُمْ	وَلٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَمُنُّ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
تمہارے جیسے	اور لیکن	اللہ	احسان کرتا ہے	اس پر جس پر	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے
وَمَا كَانَ	لَنَآ	اَنْ	نَّاْتِيَكُمْ	بِسُلْطٰنٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
اور (ممکن) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لائیں تمہارے پاس	کوئی دلیل	مگر	اللہ کی اجازت سے
وَعَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪	وَمَا لَنَآ	اَلَّا نَتَوَكَّلَ		
اور اللہ پر ہی	چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان لانے والے	اور ہمیں کیا ہے	کہ ہم بھروسہ نہ کریں		
عَلَى اللّٰهِ	وَ	قَدْ هَدٰىنَا	سُبُلَنَا ؕ	وَلَنَصْبِرَنَّ		
اللہ پر	اس حال میں کہ	اس نے ہدایت دی ہے ہم کو	ہماری راہوں کی	اور ہم لازماً ثابت قدم رہیں گے		
عَلٰى مَآ	اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ	وَعَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ⑫ ع		
اس پر جو	تم لوگ اذیت دیتے ہو ہم کو	اور اللہ پر ہی	چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے		

نوٹ۔1

مذکورہ آیات میں رسولوں اور ان کی قوموں کے لئے جمع کے صیغے آئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ سب قومیں اور ان کے رسول ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ موجود تھے جب یہ مکالمہ ہوا تھا۔ بلکہ ہر قوم کے مقام پر اور اس کے وقت پر اس کے پاس ان کا رسول آیا تھا۔ ان قوموں کے مابین زمان و مکان کا بہت فاصلہ ہے اس کے باوجود ہر زمانے میں اللہ کے رسولوں کا پیغام ایک ہی رہا ہے اور ان کو جواب بھی ایک ہی ملا ہے۔ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ مکالمہ جمع کے صیغے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبوت و رسالت کا انکار کرنے والوں کی ایک دلیل ہمیشہ مشترک رہی ہے اور وہ یہ کہ کوئی بشر نبی نہیں ہوسکتا۔ اور چونکہ نبوت و رسالت کے مدعی بشر ہوتے تھے اس لئے ان کی قومیں ان کا انکار کرتی تھیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر زمانے میں ہر نبی اور رسول نے اس دلیل کے جواب میں ہمیشہ اپنی بشریت کا اعتراف اور اقرار کیا۔ کسی ایک بھی نبی یا رسول نے کبھی مافوق البشر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں میں ہی سے کسی کو اس منصب پر فائز کرتا ہے۔ (حافظ احمد یار صاحب کے کیسٹ سے ماخوذ)۔

آیت نمبر (13 تا 18)

ج ر ع

(ف) جَرْعًا پانی یکبارگی پی جانا۔

(تفعّل) تَجَرُّعًا بتکلف گھونٹ گھونٹ پینا، زیر مطالعہ آیت۔ 17

1101

س و غ

(ن) سَوْغًا آسانی سے گلے سے اترنا۔ خوشگوار ہونا۔

سَائِغٌ فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ خوشگوار ہونے والا یعنی خوشگوار۔ ﴿لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝٦٦﴾ (16/النحل: 66) ’’خالص دودھ، خوشگوار ہوتے ہوئے پینے والوں کے لئے۔‘‘

(افعال) اِسَاغَةً آسانی سے گلے سے اتارنا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 17۔

ر م د

(ض) رَمْدًا آگ کا بجھ کر ٹھنڈا ہو جانا۔ راکھ ہو جانا۔

رَمَادٌ اسم ذات ہے۔ راکھ۔ زیر مطالعہ آیت۔ 18

ترجمہ

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِرُسُلِهِمْ	لَنُخْرِجَنَّكُمْ	مِّنْ اَرْضِنَآ
اور کہا	ان لوگوں نے جنھوں نے	انکار کیا	اپنے رسولوں کو	ہم لازماً نکالیں گے آپ لوگوں کو	اپنی زمین سے

اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِيْ مِلَّتِنَا ؕ	فَاَوْحٰۤى	اِلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ
یا (پھر)	آپ لوگ لازماً لوٹیں گے	ہمارے مذہب میں	تو وحی کیا	ان کی طرف	ان کے رب نے

لَنُهْلِكَنَّ	الظّٰلِمِيْنَ ۝١٣	وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ	الْاَرْضَ
ہم لازماً ہلاک کریں گے	ظلم کرنے والوں کو	اور ہم لازماً سکونت دیں گے آپ لوگوں کو	اس زمین میں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِيْ	وَخَافَ
ان کے بعد	یہ	اس کے لئے ہے جو	ڈرا	میرے سامنے کھڑا ہونے سے	اور ڈرا

وَعِيْدِ ۝١٤	وَاسْتَفْتَحُوْا	وَخَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝١٥
میرے (عذاب) کے وعدہ سے	اور انہوں نے فتح مانگی	اور نامراد ہوا	ہر ایک زبردست، ہٹ دھرم

مِّنْ وَّرَآئِهٖ	جَهَنَّمُ	وَيُسْقٰى	مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝١٦
اس کے پیچھے	دوزخ ہے	اور اس کو پلایا جائے گا	پیپ والے پانی میں سے

يَّتَجَرَّعُهٗ	وَلَا يَكَادُ	يُسِيْغُهٗ
وہ مشکل سے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اس کو	اور لگے گا نہیں کہ	وہ گلے سے اتارے گا اس کو

وَيَاْتِيْهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَّ	مَا هُوَ	بِمَيِّتٍ ؕ
اور آئے گی اس کے پاس	موت	ہر جگہ سے	اس حال میں کہ	وہ نہیں ہوگا	مردہ

وَمِنْ وَّرَآئِهٖ	عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝١٧	مَثَلُ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ
اور اس کے پیچھے	ایک سخت عذاب ہے	ان کی مثال جنھوں نے	کفر کیا	اپنے رب کا (یہ ہے کہ)

اَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادِ	اشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّيْحُ	فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ
ان کے اعمال	راکھ کی مانند ہیں	شدّت اختیار کی	جن پر	ہوا نے	ایک تیز آندھی والے دن میں
لَا يَقْدِرُوْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	عَلٰى شَيْءٍ	ذٰلِكَ	هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸
وہ قدرت نہیں رکھیں گے	اس میں سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہ	ہی دور والی گمراہی ہے

آیت نمبر (19 تا 23)

ج ز ع

(س) جَزَعًا : بے صبری کرنا۔ رنج وغم کا اظہار کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔21۔

جَزُوْعٌ : فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ رنج وغم کا بہت زیادہ اظہار کرنا۔ واویلا کرنا۔ ﴿اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝۲۰﴾ (70/المعارج:20) ''جب چھوا اس کو یعنی انسان کو برائی نے تو واویلا کرنے والا ہے۔''

ص ر خ

(ن) صُرَاخًا : (۱) چیخنا چلانا۔ فریاد کرنا۔ (۲) کسی کی فریاد کو پہنچنا۔ مدد کرنا۔

صَرِيْخٌ : فریاد کو پہنچنے والا۔ ﴿وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ﴾ (36/یٰسین:43) ''اور اگر ہم چاہیں تو ہم غرق کر دیں ان کو پھر کوئی بھی فریاد کو پہنچنے والا نہیں ہے ان کے لئے۔''

(افعال) اِصْرَاخًا : کسی کی فریاد کو پہنچنا۔ مدد کرنا۔

مُصْرِخٌ : فریاد کو پہنچنے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔22

(افتعال) اِصْتِرَاخًا اور اِصْطِرَاخًا : مدد کے لئے زور سے چلانا۔ ﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا﴾ (35/فاطر:37) ''اور وہ لوگ چلائیں گے اس میں کہ اے ہمارے رب تو نکال ہم کو۔''

ترکیب

(آیت۔21)۔ تَبَعًا مصدر ہے۔ لیکن ایک رائے یہ بھی ہے کہ تَابِعٌ کی جمع بھی تَبَعًا آتی ہے۔ اس آیت میں اس کو تَابِعٌ کی جمع ماننا زیادہ بہتر ہے۔ اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا۔ یہ جملہ کی وہی ترکیب ہے جو ہم آیت نمبر 2/6 میں پڑھ آئے ہیں کہ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ فرق یہ ہے کہ یہاں اَمْ کے بعد فعل مضارع پر لَمْ داخل کرنے کے بجائے فعل ماضی صَبَرْنَا آیا ہے۔ لیکن ''ءَ'' اور ''اَمْ'' کے معنی وہی رہیں گے۔ دیکھیں آیت۔2/6، نوٹ۔1:(آیت۔22) بِمُصْرِخِيَّ دراصل بِمُصْرِخِيْنَ تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا تو بِمُصْرِخِيْ باقی بچا۔ پھر اس پر یائے متکلم داخل ہوئی تو بِمُصْرِخِيَّ ہو گیا۔

ترجمہ

اَ	لَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	اِنْ
کیا	تو نے غور نہیں کیا	کہ	اللہ نے	پیدا کیا	آسمانوں کو	اور زمین کو	حق (یعنی مقصد) کے ساتھ	اگر

يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَيَاْتِ	بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۹	وَّمَا ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ
وہ چاہے	تو وہ لے جائے تم لوگوں کو	اور لے آئے	کوئی نئی مخلوق	اور یہ نہیں ہے	اللہ پر

بِعَزِيْزٍ ۲۰	وَبَرَزُوْا	لِلّٰهِ	جَمِيْعًا	فَقَالَ	1101 الضُّعَفٰٓؤُا
کوئی مشکل	اور وہ لوگ سامنے آئیں گے	اللہ کے لئے	سب کے سب	پھر کہیں گے	ضعیف لوگ

لِلَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّغْنُوْنَ
ان سے جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم تھے	تمہاری	پیروی کرنے والی	تو کیا	تم لوگ	دور کرنے والے ہو

عَنَّا	مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ ؕ	قَالُوْا	لَوْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ
ہم سے	اللہ کے عذاب کو	کچھ بھی	وہ لوگ کہیں گی	اگر	ہدایت دیتا ہم کو	اللہ

لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ	اَ	جَزِعْنَآ	اَمْ	صَبَرْنَا
تو ہم ضرور ہدایت دیتے تم کو	برابر ہے	ہم پر	چاہے	ہم غم کا اظہار کریں	یا	ہم صبر کریں

مَا لَنَا	مِنْ مَّحِيْصٍ ۲۱ ع	وَقَالَ	الشَّيْطٰنُ	لَمَّا	قُضِيَ	الْاَمْرُ
ہمارے لئے نہیں	کوئی بھی بچنے کی جگہ	اور کہے گا	شیطان	جب	فیصلہ کردیا جائے گا	تمام معاملات کا

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدَكُمْ	وَعْدَ الْحَقِّ	وَوَعَدْتُّكُمْ	فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ
بیشک	اللہ نے	وعدہ کیا تم لوگوں سے	حق کا وعدہ	اور میں نے وعدہ کیا تم سے	پھر میں نے وعدہ خلافی کی تم سے

وَمَا كَانَ	لِيَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّآ اَنْ	دَعَوْتُكُمْ
اور نہیں تھا	میرے لئے	تم لوگوں پر	کوئی بھی اختیار	سوائے اس کے کہ	میں نے دعوت دی تمہیں

فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ	فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ	وَلُوْمُوْٓا
پھر قبول کیا تم لوگوں نے میری (دعوت) کو	پس تم لوگ ملامت مت کرو مجھ کو	اور ملامت کرو

اَنْفُسَكُمْ ؕ	مَآ اَنَا	بِمُصْرِخِكُمْ	وَمَآ اَنْتُمْ	بِمُصْرِخِيَّ ؕ
اپنے آپ کو	میں نہیں ہوں	تمہاری فریاد رسی کرنے والا	اور تم لوگ نہیں ہو	میری فریاد رسی کرنے والے

اِنِّيْ	كَفَرْتُ	بِمَآ	اَشْرَكْتُمُوْنِ	مِنْ قَبْلُ ؕ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ
بیشک میں نے	انکار کیا	اس کا جس میں	تم نے شریک کیا مجھ کو	اس سے پہلے	بیشک	ظالم لوگ

لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۲۲	وَاُدْخِلَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا
ان کے لئے ہی ہے	ایک دردناک عذاب	اور داخل کئے گئے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
نیکیوں کے	ایسے باغات میں	بہتی ہیں	جن کے نیچے سے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے

فِيْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ	تَحِيَّتُهُمْ	فِيْهَا	سَلٰمٌ ۲۳
ان میں	اپنے رب کی اجازت سے	اس کا دعا دینا ہے	اس میں	سلام

نوٹ۔1

آیت نمبر۔۲۱۔میں جو مکالمہ نقل کیا گیا ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قیامت میں یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ میں بے قبصور رہوں۔فلاں نے مجھے بہکا دیا تھا۔اس لئے مجھے کچھ نہ کہو بلکہ اس کو پکڑو۔اس آیت سے بھی اور قرآن کی متعدد دوسری آیات سے بھی یہ بات پوری طرح واضح ہے کہ غلط عقائد و نظریات کے داعی اور غلط راہ دکھانے والوں کے ساتھ ان کی اندھی تقلید کرنے والے بھی مجرم قرار جائیں گے۔اس اصول کی وجہ بھی اور دلیل بھی اگلی آیت میں شیطان کا قول نقل کر کے دی گئی ہے۔وجہ یہ ہے کہ اگر بہکانے والوں کو پکڑا جائے اور بہکنے والوں کو چھوڑ دیا جائے تو پھر کوئی بھی انسان دوزخ میں نہیں جائے گا کیونکہ انسانوں کو بہکانے والے شیاطین ہیں اور دلیل یہ ہے کہ بہکانے والے انسان ہوں یا شیطان، کسی کو اپنی بات منوانے کا اختیار نہیں ہے۔وہ صرف دعوت دیتے ہیں۔اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ان کو حاصل ہے جن کو دعوت دی جاتی ہے۔اس لئے کوئی اپنی مرضی اور اختیار سے غلط دعوت قبول کرتا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔اس مسئلہ پر اسلام کا جائزہ کورس کے پہلے سبق میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔